بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ ۵ وفا ۱۳۴۸ ہش ۵ جولائی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۵۴

اخبارِ احمدیہ

--- مری ۴ وفا بذریعہ تار

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

--- ربوہ ۴ وفا۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے پہلے ہی بالعموم ضعف اور کمزوری رہتی ہے۔ بخار کی وجہ سے طبیعت اور زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ پہلے تو بخار دو تین دن ۱۰۴ درجہ تک رہا۔ اب کم ہے۔ احباب ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمادیں۔

--- مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی امیر جماعت ہائے احمدیہ یوگنڈا مطلع فرماتے ہیں کہ سپین سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ہماری جماعت یوگنڈا کے ایک مخلص بھائی مکرم غلام حیدر صاحب کھوکھر جو حکومت سپین کی درخواست پر ایک صنعتی و تجارتی میلہ میں شرکت کے لئے وہاں گئے تھے اچانک بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں، جہاں ان کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن تو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ لیکن اس کے بعد کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور جلد بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

محترمہ امۃ النعیم صاحبہ بیگم رانا حمید احمد صاحب کراچی نے اپنی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن میں پانچ سو روپیہ عطیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ ۵۵۰ روپے کا اپنے والدین کی طرف سے اور چار سو روپیہ اپنی تین بیٹیوں کی طرف سے وعدہ کیا۔ یہ کل رقم ساڑھے چودہ سو روپیہ بنتی ہے۔ محترمہ موصوفہ نے یہ کل موعودہ عطیہ سو فیصد ادا کر دینے کی اطلاع دی ہے۔ نیز اپنے شوہر مکرم حمید احمد صاحب رانا کا وعدہ ایک ہزار بھی سو فیصدی ادا ہو جانے کی اطلاع دی ہے۔ محترمہ موصوفہ نے لکھا ہے کہ ان کی چھوٹی بچی ایک بیماری کی وجہ سے ایک ٹانگ سے معذور ہے۔ اور اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس مخلص بہن کی پریشانی دور ہونے اور دینی اور دنیوی خوشی کے لئے دعا فرمائی جاوے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا پر بدظنی حقیقت میں بہت ہی بڑا گناہ ہے

باقی جس قدر گناہ ہیں وہ خدا پر بدظنی سے ہی پیدا ہوتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ جب گنہگار لوگ جہنم میں ڈالے جاویں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا ایک ہی گناہ بہت بڑا ہے کہ تم نے خدا پر بدظنی کی۔ اگر بدظنی نہ کرتے تو کامل اور مومن بن کر آتے۔ حقیقت میں یہ بہت بڑا گناہ ہے جو انسان اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاوے باقی جس قدر گناہ ہیں وہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو حقیقی رازق یقین کرے تو پھر چوری، بد دیانتی اور فریب سے لوگوں کا مال کیوں مارے؟ افسوس! نادان انسان سمجھتا ہے۔ ایہہ جہان مٹھا اگلا کس نے ڈٹھا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اگر اسے صادق یقین کرتے تو یہ نہ کہتے بلکہ یہ کہتے کہ ع

"دنیا روزے چند آخر با خداوند"

دنیا کو چند روزہ یقین کرکے اس کی عمارتوں اور آسائشوں اور ہر قسم کی دولتوں سے دل نہ لگاتے بلکہ ہر وقت موت کے فکر میں لرزاں و ترساں رہ کر عاقبت کا خیال کرتے اور اس کا بندوبست کرتے کہ آخر کار اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ عام طور پر ایک غفلت چھائی ہوئی ہے اور لوگ اس طرح پر مصروف اور دلدادۂ دنیا ہیں۔ گویا انہوں نے کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں اور موت کوئی چیز ہی نہیں۔ یا کم از کم اس کا اثر ان پر کچھ بھی ہونے والا نہیں۔ یہ بد خیالی، یہ غفلت اور خود رفتگی کیوں پیدا ہوتی ہے؟ اس کی جڑ بھی وہی خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس کو صادق یقین نہیں کیا۔ انسان کی عادت ہے کہ جس کام پر اس کی آنکھ کھل جاوے اور کسی امر کو یہ اپنے لئے مفید سمجھ لے وہی کرتا ہے۔ ایک تاجر کو معلوم ہو جاوے کہ فلاں ملک میں اگر اس کا مال جاوے تو اسے اس قدر فائدہ ہوگا تو ضرور وہاں اپنا مال لے جائے گا۔ ایسا ہی ایک زمیندار اور دوسرے اہل حرفہ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر اگر انسان کی آنکھ کھل جاوے اور عاقبت کا فکر اسے دامنگیر ہو اور وہ ایک یقین اپنے اندر پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا ہے تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے؟

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۹ و ۳۸۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ وفا ۱۳۴۴ہش

تقویٰ اسلامی اخلاق کی بنیاد ہے

— سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو اداریہ ۳ وفا ۱۳۴۴ہش —

جیسا کہ ہم نے گزشتہ اشاعت میں واضح کیا ہے۔ کہ تعزیری قوانین بھی جن کے رو سے حکومت انسان کو جرائم کی سزا دینے کی مختار ہے۔ اس وقت صحیح معنوں میں اسلامی اخلاق کی بنیاد نہیں بن سکتے۔ جب تک ان تعزیری قوانین کے پیچھے تقویٰ کام نہ کر رہا ہو۔ حکومت کی سزا سے انسان حیلہ بہانے سے بچ سکتا ہے۔ مگر جب اس کا ایمان ہو جائے۔ کہ کوئی عالم الغیب خدا تعالےٰ موجود ہے۔ جو حقیقی طور پر اس کے جرائم کی سزا دینے کا مختار ہے۔ اس وقت تک یہ قوانین بھی خواہ وہ کتنے ہی دانشمندانہ اور پر اثر نہ ہوں۔ اسلامی اخلاق کی ٹھوس بنیاد نہیں بن سکتے۔ اور ان کی بنیاد پر صحیح معنوں میں وہ معاشرہ تعمیر پذیر نہیں ہو سکتا۔ جس کو ہم اسلامی زبان میں بہشتی معاشرہ کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک کسی اصول پر عمل نہ کیا جائے۔ بہترین سے بہترین اصول بھی بے کار ہوتا ہے۔ بہترین اصول پر بھی عمل کرانے کے لئے کوئی طاقت ہونی چاہیئے اور تقوےٰ کی طاقت کے بغیر اخلاقی اقدار پر عمل تذبذب کی کمزوری سے بری نہیں۔ اس لئے اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس معاشرہ کا ہر فرد نہ سہی تاہم اکثریت ایسی ہو جو ان قوانین پر اس لئے عمل پیرا ہو کہ ان کے بنانے والا احکم الحاکمین ہے۔ اور جو انسان کے ہر فعل کو خواہ وہ کتنا چھپ کر کیا جاوے دیکھتا اور جانتا ہے جس کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔

آج دنیا جو گناہوں کی وادی میں آگے آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ تو اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ لوگوں کو جو جرم کرتے ہیں سزا دینے والا کوئی نہیں ہے۔ نہیں ہر ملک اور قوم نے سخت سے سخت قوانین مجرموں کو سزا دینے کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔ مگر کوئی ملک ایسا نہیں جو یہ کہہ سکتا ہو۔ کہ محض ملکی قوانین کی وجہ سے جرائم کم ہوتے ہیں۔ بلکہ حقیقت اس کے بالکل الٹ ہے۔ اور یہ حال ہے کہ ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

جتنے سخت قوانین بنائے جاتے ہیں۔ اتنا ہی جرائم کا امکان بھی وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے البتہ جن ملکوں میں ساتھ ہی خوفِ خدا بھی کسی حد تک موجود ہے۔ وہاں تعزیری قوانین بھی ایک حد تک کامیاب ہیں۔ لیکن جن ملکوں میں مادہ پرستی کی وجہ سے "خوفِ خدا" ختم ہو چکا ہے۔ وہاں جرائم روز بروز ترقی پر ہیں اور نئے نئے قوانین بنانے پڑتے ہیں۔ بلکہ بعض ملکوں نے تو کسی خاص جرم کی کثرت کی بناء پر اس جرم کو جرائم کی فہرست ہی سے خارج کر دیا ہوا ہے۔ جس کا اور بھی نتیجہ پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ ایسے ملکوں میں خدا کا خوف تو پہلے ہی ختم ہو چکا ہوا ہے۔ جب تعزیری روک بھی ہٹ جاتی ہے تو شیطان کو اور بھی ڈھیل مل جاتی ہے۔ مثال کے طور پر انگریزی قانون میں بدکاری کے جرائم میں عورت کو سزا نہیں ملتی۔ کیونکہ دانشمندوں نے یہ مفروضہ بنا لیا ہے کہ ایسے افعال میں مرد ہی فعال طریق ہوتا ہے۔ حالانکہ صورت حال اس کے بالکل متضاد بھی ہو سکتی اس لئے چاہیئے کہ عورت کو بھی ایسی صورتوں میں سزا دی جائے۔ چنانچہ اسلام بدکاری کے لئے فریقین کو ماخوذ کرتا ہے۔ اور دونوں کے لئے تعزیری سزا مقرر کرتا ہے۔ چونکہ معاشرہ میں اس جرم کے برابر قتل کے سوا اور کوئی جرم نہیں ہے۔ اس لئے اسلام نے اس کیلئے بھی تعزیر سخت رکھی ہے۔ تاہم جب تک اس فعل کے مرتکب اللہ تعالےٰ کے ہاں تائب نہ ہوں۔ محض تعزیری سزا اس جرم کو روک نہیں سکتی۔ خواہ وہ کتنی سخت کیوں نہ ہو اس لئے اصول یہی ہے کہ جب تک دلوں میں خوفِ خدا نہ ہو اس وقت تک معاشرہ ایسے گندے افعال سے پاک وصاف نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی معنوں میں اسلامی حکومت صرف خلفائے راشدین کے دور تک ہی محدود سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ اس دور میں تعزیری سزا کے علاوہ گناہ کا خوف تھا جو لوگوں کو اس جرم سے روکتا تھا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاقِ حسنہ

(۱)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ

(مسلم باب النھی)

ترجمہ۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے اچھے اور برے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستہ میں تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل بھی پایا اور ان کے برے اعمال میں مسجد یا پبلک جگہ میں ناک صاف کرنے اور اس پر مٹی ڈال کر نہ چھپانے کا عمل بھی نظر آیا۔

(۲)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَکُنْ قَنِعًا تَکُنْ اَشْکَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ مُجَاوَرَۃَ مَنْ جَاوَرَکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الضَّحِکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضَّحِکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متقی بنو۔ سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت کرو سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔ حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ اچھے پڑوسی بنو اچھے مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

ہمیشہ یاد رکھئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

چنانچہ ایسی مثالیں اس دور میں ملتی ہیں کہ گنہگار خود سزا کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ اگر ان کو اللہ تعالےٰ پر ایمان نہ ہوتا تو انہیں ایسا کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ ایسے لوگ صرف خدا تعالےٰ کے خوف سے ہی اقبال جرم کرکے سزا کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ جس سے واضح ہے کہ جو غلطی ان سے ہوئی ہے تو بہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ ممکن ہے ان کو اخروی سزا سے بچالے۔ (باقی)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے دورۂ ترکی کی مختصر رپورٹ

- ایک ذی علم ترک احمدی سے ملاقات اور اس کا والہانہ اخلاص
- ایک تعلیمیافتہ اور معزز نوجوان کا قبولِ حق
- ترک یونیورسٹی کے پروفیسروں اور دیگر اصحاب سے ملاقاتیں اور تبلیغی گفتگو

(از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق سیکرٹری محترم مرزا مبارک احمد صاحب)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اپنے دورہ ترکی و یوگوسلاویہ کے سلسلہ میں مورخہ ۲۰ رجون کو استنبول پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر P.I.A کے مینجر صاحب اور خاکسار استقبال کے لئے موجود تھے۔ استنبول میں متعدد ترک دوستوں سے رابطہ پیدا کیا گیا جن میں پاکستان کے نامزد کردہ ترک قونصلر بھی شامل ہیں۔

استنبول سے مورخہ ۲۳ رجون کو ہم ازمیر کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ شہر ساحلِ سمندر پر واقع ہے اور ترکی میں NATO کا ہیڈکوارٹر ہے اور اس لحاظ سے خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ ازمیر جانے کا اصل مقصد ایک پرانے مخلص ترک احمدی دوست سے ملاقات تھی۔ یہ دوست جن کا نام شناسی سبر ہے پچھلے پندرہ سال سے احمدی ہیں اور محترم میاں صاحب سے ان کی خط و کتابت اس عرصہ میں باقاعدگی سے جاری رہی ہے۔ انہوں نے سلسلہ احمدیہ کی متعدد کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے جن میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "نظامِ نو" شامل ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کا تعلق محترم میاں صاحب سے کٹ چکا تھا۔ جو خطوط ان کے نام دفتر سے بھجوائے گئے تھے وہ واپس ہو گئے تھے۔ ازمیر میں ایک مخلص امریکن احمدی خاتون بہن جمیلہ بھی ان دنوں آئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ محترم میاں صاحب نے ربوہ سے روانہ ہونے سے قبل ان کو لکھا کہ کسی طرح مکرم شناسی صاحب کا نیا پتہ معلوم کرکے اطلاع دیں۔ چنانچہ استنبول میں اس امریکن خاتون کا خط آ گیا کہ انہوں نے اس ترک احمدی دوست کا پتہ لگا لیا ہے۔

ازمیر پہنچتے ہی بہن جمیلہ سے رابطہ پیدا کیا گیا اور ان کے ذریعہ شناسی صاحب سے ملاقات کا وقت مقرر ہوا۔ اگلے دن صبح شناسی صاحب ہوٹل تشریف لائے۔ انہو

محترم میاں صاحب کے بذاتِ خود ازمیر ان کی ملاقات کے لئے آنے کی جو خوشی تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ بے حد خوش تھے۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ محترم میاں صاحب حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں تو اٹھ کر گلے ملے اور زار و قطار رونے لگے۔ اور بار بار کہتے تھے کہ میری یہ قسمت کہ مرکز سے اور دور افتادہ پاکستان سے محترم میاں صاحب مجھے ملنے آئیں۔

مکرم شناسی صاحب بہت بڑے عالموں میں سے ہیں۔ یونیورسٹی میں پروفیسر رہ چکے ہیں۔ ترکی۔ فارسی۔ عربی اور انگریزی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے عاشق صادق ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کی زبردست تمنا دل میں رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس تمنا کو محض اپنے فضل سے پورا فرماوے۔ آمین۔ فلسفہ۔ ادب اور تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ مصنف بھی ہیں۔ اور ان کی کتب کو ترکی میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان سے تفصیلی ملاقاتیں ہوئیں۔ انہوں نے مکرم میاں صاحب کی خدمت میں بعض نایاب کتب بھی پیش کیں۔

ازمیر سے روانگی کے وقت مکرم شناسی صاحب ایئرپورٹ پر رخصت کرنے آئے اور رخصت کے وقت بہت دردناک انداز میں کہنے لگے کہ معلوم نہیں پھر کسی احمدی سے ملاقات ہو یا نہ ہو میرا اسلام تمام احمدی دوستوں کو پہنچا دیں اور میرے لئے دعا کی بھی تحریک کریں۔

ازمیر سے مورخہ ۲۵ رجون کو سہ

انقرہ پہنچے۔ ایئرپورٹ پر لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک صاحب مکرم میاں صاحب کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مکرم میاں صاحب کا قیام بھی انہی کے ہاں تھا۔ انقرہ میں متعدد ترک دوستوں سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ ایک دوست ماجد صاحب ہیں ان کی خط و کتابت مکرم میاں صاحب سے تھی۔ نوجوان ہیں اور گورنمنٹ میں اعلیٰ عہدہ پر ملازم ہیں۔ نہایت سمجھدار پڑھے لکھے اور علم دوست آدمی ہیں۔ انہوں نے محترم میاں صاحب کو کھانے پر بلایا۔ جہاں احمدیت پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ ماجد صاحب نے احمدیت کے خلاف دو ایک کتب پڑھی ہوئی تھیں ان سے دیکھ دیکھ کر سوالات پوچھتے رہے جن کے جوابات محترم میاں صاحب تفصیل سے دیتے رہے۔ یہ ملاقات رات کے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ آخر میں ماجد صاحب نے کہا کہ ان کے تمام شکوک و شبہات رفع ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد ان سے دو اور ملاقاتیں ہوئیں اور خاصی لمبی گفتگو کے بعد انہوں نے میاں صاحب کی خاص تحریک پر بیعت فارم پُر کر دیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰالِكَ۔ مکرم ماجد صاحب اس دورۂ ترکی کے گویا پہلے پھل قرار پائے امید ہے کہ ان کے ذریعہ انشاء اللہ پڑھے لکھے طبقہ میں سے کافی لوگ احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔

اگلے دن مکرم ماجد صاحب اپنے ساتھ پانچ ترک یونیورسٹی کے پروفیسر لائے اور مکرم میاں صاحب سے احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ ان میں سے ایک پروفیسر صاحب یونیورسٹی میں فلسفہ و تاریخ کے استاد ہیں۔ متعدد کتب کے مصنف ہیں۔ انہوں نے احمدیت میں گہری دلچسپی لی اور کئی باتوں

سے جو ان کو مکرم میاں صاحب نے بتائیں انہوں نے اتفاق کیا۔ مکرم میاں صاحب نے ان کو احمدیت پر مزید لٹریچر بھجوانے کا وعدہ فرمایا۔ دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو کھولے اور احمدیت کی روشنی ان کے دلوں میں داخل کرے۔ آمین۔

جنرل ملک صاحب نے اپنے گھر پر مکرم میاں صاحب کے اعزاز میں دعوتِ طعام کا اہتمام بھی کیا جس میں CENTO میں پاکستانی افسر اور پاکستان ایمبیسی کے دشمنان [illegible] نے شرکت کی۔ یہ تقریب بھی نہایت کامیاب رہی۔

اگلے دن شام کو ایک ترک دوست کے ہاں چائے پر گئے۔ یہ دوست R.C.D میں بڑے عہدہ پر فائز ہیں۔ احمدیت کا تھوڑا بہت علم رکھتے تھے۔ نہایت شریف انسان ہیں۔ مکرم میاں صاحب نے ان کو ربوہ کے متعلق تفصیل سے بتایا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں سے ان کو روشناس کرایا۔ یہ صاحب بھی بہت اچھا اثر لے کر گئے ہیں انہوں نے اکتوبر میں ربوہ آنے کا وعدہ کیا ہے۔

ترکی میں تعصب بہت کم نظر آیا۔ پڑھے لکھے طبقہ میں جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے اس قوم کے افراد بہت زیادہ نیشنلسٹ خیال کے ہیں۔ طبیعت کے سادہ اور مہمان نواز ہیں۔ پاکستان سے بے حد محبت رکھتے ہیں اور ہر پاکستانی کو بھائی سمجھتے ہیں۔ اسلام سے محبت رکھتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات میں مساجد نمازیوں سے بھر جاتی ہیں۔ ۱۹۵۰ء سے اذان عربی میں دینے کی اجازت بھی ہو گئی ہے۔

ترکی کے دورہ کے دوران ہمیں مولانا رومیؒ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مزار پر دعا کی بھی توفیق ملی۔ نیز استنبول کے عجائب خانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض تبرکات دیکھنے کا بھی موقع ملا جس سے ایمان میں تازگی پیدا ہوئی۔

احباب اس دورہ کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کل انشاء اللہ یوگوسلاویہ کے لئے روانگی ہوگی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ رُوداد

بلند تعلیمی و اخلاقی معیار اور اس کے خوشکن نتائج - دینیات کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ

مختلف میدانوں میں نمایاں کامیابی

(قسط نمبر ۲)

اس کے بعد میں سالِ رواں کی مساعی کا مختصر سا خاکہ پیشِ خدمت کرتا ہوں:۔

تعداد طلباء

دورانِ سال کالج میں طلباء کی کُل تعداد ۶۳۴ سے ۶۵۷ کے درمیان رہی ہے۔ زیادہ سے زیادہ تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سائنس

سالِ اوّل ۱۳۲ - سالِ دوم ۱۵۲
سالِ سوم ۴۴ - سالِ چہارم ۵۸

آرٹس

سالِ اوّل ۱۲۶ - سالِ دوم ۱۶۲
سالِ سوم ۸۹ - سالِ چہارم ۷۷
ایم - اے = ۸

نتائج

۱۹۶۸ء کے دوران ہونے والے بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں ہمارے کالج کے طلباء کی کامیابی کی شرح حسب ذیل رہی:۔

ایم - اے (عربی) I

کُل تعداد ۴ - پاس ۴ - اوسط فیصد ۱۰۰

بی - اے / بی - ایس سی فائنل

بی - ایس سی

کُل طلباء ۳۳ - پاس مع کمپارٹمنٹ ۱۷ - اوسط فیصد ۵۱٫۵

بی - اے

کُل طلباء ۳۸ - پاس مع کمپارٹمنٹ ۲۳ - اوسط فیصد ۶۰٫۵۶

انٹرمیڈیٹ

پری میڈیکل = کُل طلباء ۵۴ - مکمل پاس ۲۲
کالج کی اوسط فی صد ۴۸٫۸۴ - اوسط بورڈ ۴۷٫۶۶

پری انجینئرنگ = کُل طلباء ۵۴ - مکمل پاس ۲۳
کالج کی اوسط فیصد ۵۲٫۴ - اوسط بورڈ ۴۳٫۶۴

آرٹس = کُل طلباء ۹۰ - مکمل پاس ۴۸
کالج کی اوسط فیصد ۵۳٫۳۳ - اوسط بورڈ ۴۱٫۴۳

نان میڈیکل گروپ کے طالب علم ملک حبیب الرحمٰن نے ۷۸۲/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ بھر میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ فالحمد للہ۔

آمد و خرچ

آمد از طلباء = ۱٫۰۹٫۴۰۴ روپے
سرکاری گرانٹ = ۲۰٫۰۰۰ روپے
کُل آمد = ۱٫۲۹٫۴۰۴ روپے
کُل خرچ = ۳٫۹۸٫۴۸۹ روپے

بقیہ رقم ۲٫۶۹٫۰۸۵ روپے کا بار صدر انجمن احمدیہ نے اُٹھایا۔ جَزَاھُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

وظائف و مراعات

سالِ رواں کے دوران ۲۲ طلباء کو سالم فیس اور ۱۰۹ طلباء کو نصف فیس معافی کی رعایت دی گئی۔ اتنے محدود وسائل کے باوجود اتنی مراعات و رعایات دینے میں ہمارا کالج خدا کے فضل سے منفرد ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

	نصف فیس	سالم فیس
سالِ اوّل	۵۱	۲
سالِ دوم	۲۴	۵
سالِ سوم	۱۷	۲
سالِ چہارم	۱۶	۲
سالِ پنجم	-	۵
سالِ ششم	۱	۶

انعامی وظائف

کالج کی طرف سے دورانِ سال ۱۰۰۰ روپے کی رقم ۱۵ طلباء میں وظائفِ انعامی کے طور پر تقسیم کی گئی۔

قرضہ حسنہ

۱۴۴۰ روپے کی رقم ۱۸ طلباء میں قرض حسنہ کے طور پر تقسیم کی گئی۔

تعلیمی وظیفہ

۱۷ طلباء نے ثانوی بورڈ اور یونیورسٹی کا تعلیمی وظیفہ حاصل کیا۔
۲ طلباء نے نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ حاصل کیا۔

ان وظائف کے علاوہ ہمارے طلباء نے مندرجہ ذیل تعلیمی وظائف حاصل کئے:۔

ریڈ کراس گفٹ فنڈ	=	۴
داؤد فاؤنڈیشن	=	۱
فوجی وظائف	=	۵
ڈسٹرکٹ کونسل	=	۱۵

اس طرح کالج کے وظائف کے علاوہ وظائف حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ۴۴ ہے۔

نظامِ تربیت

یہ نظام کالج کے طلباء کو اخلاقی، تعلیمی اور مذہبی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے اور تلقینِ عمل کے لئے قائم ہے جس کے تحت کالج کے جُملہ طلباء کو بیس مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ایک ایک استاد کی نگرانی میں دے دیا جاتا ہے۔ دورانِ سال مقررہ پروگرام کے مطابق ہر جمعرات کو اِلّا ماشاءاللہ ان گروپس کے اجلاس متعلقہ ٹیوٹرز کی نگرانی میں منعقد ہوتے رہے۔ نیز دینی کُتب کے درس کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

نظامِ تنظیم

کالج میں نظم و ضبط کے قیام اور فضلِ عمر ہوسٹل و شاملاتِ ہوسٹل سے باہر رہنے والے طلباء کی نگرانی کی ذمہ داری پراکٹوریل سسٹم (نظامِ تربیت) کے سپرد ہے۔ اس نظام کے تحت دورانِ سال مندرجہ ذیل امور سرانجام دیئے گئے:۔

۱- فضلِ عمر ہوسٹل سے باہر محلہ جات میں رہنے والے کالج کے طلباء کو ہدایت کی گئی کہ وہ بغیر اجازت ہوسٹل سے باہر رہائش اختیار نہ کریں۔ حسبِ ضرورت طلباء کو ہوسٹل سے باہر رہائش کے اجازت نامے جاری کئے گئے۔

۲- کالج کے اوقات میں طلباء کو کالج یونیفارم سے متعلق قواعد کی پابندی کروائی گئی۔

۳- سگریٹ نوشی کرنے والے طلباء کو وقتاً فوقتاً سگریٹ نوشی ترک کرنے کی تلقین کی گئی اور بر سرِ عام سگریٹ نوشی سے روکا گیا۔

۴- طلباء کے خلاف پیدا ہونے والی شکایات پر بعد تحقیق مناسب کارروائی کی جاتی رہی۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ملک میں پُرسکون حالات نہ ہونے کے باوجود ہمارے طلباء سے کوئی معمولی سی لغزش بھی ایسی نہیں ہوئی جو ملک، ربوہ یا کالج کے امن و سکون کے منافی ہو بلکہ طلباء اپنی پڑھائی میں دلجمعی سے مصروف رہے۔

فضلِ عمر ہوسٹل

گزشتہ سال کے دوران ہوسٹل میں مقیم طلباء کی تعداد ۲۷۵ تک رہی۔ مزید گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مزید طلباء کو داخلہ نہیں دیا جا سکا۔

فضلِ عمر ہوسٹل میں مختلف جگہوں مختلف اداروں، مختلف عادات کے حامل اچھے بھلے، بُرے سبھی قسم کے طلباء آ کر جمع ہوتے ہیں۔ ان کی مناسب تربیت و راہنمائی مخصوص اسلامی ماحول میں کی جاتی ہے۔ اخلاقی و تعلیمی نگہداشت۔ اوقاتِ مطالعہ اور اوقاتِ صلوٰۃ کی پابندی کا خاص اہتمام ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوسٹل کے نگران عملہ اور طلباء میں باہم باپ بیٹے کا سا رشتہ قائم ہے اور یہاں کی فضا زمانے کے مسموم اثرات سے بہت حد تک پاک ہے۔

دورانِ سال ہوسٹل میں حسبِ معمول درس قرآنِ مجید اور درس حدیث باقاعدگی سے جاری رہا۔ نیز صرف احمدی طلباء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس بھی جاری رہا۔ رمضان المبارک میں طلباء بڑے اہتمام سے روزے رکھتے رہے۔ رمضان المبارک کے مسائل کے بارے میں طلباء کی راہنمائی کی گئی اور رمضان کے فضائل پر لیکچر ہوئے۔ مسجد مبارک میں رمضان کے دوران درس قرآنِ پاک سے طلباء مستفیض ہوتے رہے۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

(محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے ۔ بی ٹی)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب سے خاکسار کا تعارف پہلی دفعہ شاہجہانپور میں ہوا۔ جب میں ایک شادی کے موقع پر موصوف کے در دولت پر حاضر ہوا۔ حضرت حافظ صاحب اتفاق سے اس وقت قادیان کے لئے رخت سفر باندھکر تیار بیٹھے تھے۔ یہ صحبت بہت مختصر تھی لیکن دراصل آئندہ ملاقاتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ کیونکہ اس کے بعد حضرت حافظ صاحب قادیان میں ہجرت کر کے مہمان خانہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ انہی دنوں حضرت حافظ سید عبد المجید صاحب مرحوم آف منصوری بھی ہجرت کر کے قادیان میں آ چکے تھے اور بوجہ قلبی اتحاد و یگانگت وطن قبلہ سید صاحب حضرت حافظ صاحب شاہجہانپوری کو اکثر کھانے پر مدعو کر لیا کرتے تھے۔ اس طرح مجھے بھی حضرت صاحب کی صحبت میں رہنے کا موقع مل جاتا تھا۔

تقسیم ملک کے بعد حضرت حافظ صاحب پہلے قادیان سے لاہور اور پھر لاہور سے ربوہ قیام پذیر ہوئے۔ قیام ربوہ میں مجھے حضرت حافظ صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کا زیادہ موقع ملا۔ اور ان کو قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

حضرت حافظ صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ ان کے تبحر علمی کا صحیح اندازہ لگانا ہر ایک آدمی کا کام نہ تھا۔ دینی اور دنیاوی علوم میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ سلسلے کی کتب کا وسیع مطالعہ کیا تھا۔ اور ہر ایک کتاب کے مضامین پر پورا پورا عبور تھا۔ حوالے ازبر تھے۔ اور بعض کتابوں کی عبارتیں حفظ تھیں۔ حافظہ غضب کا پایا تھا۔ پرانے واقعات نہایت صحت سے تاریخ وار یاد تھے۔ اور اکثر احباب کے سامنے بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ ۱۸۹۶ء کے جلسہ مہوتسو (جلسہ اعظم مذاہب عالم) میں بھی شریک ہوئے جس کے آپ چشم دید حالات بیان فرمایا کرتے تھے۔ جو نہایت دلچسپ ہوتے طرز بیان نہایت موثر اور دلچسپ تھا ان کی صحبت میں رہ کر تکان محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ہر ایک آدمی کے مناسب حال گفتگو فرماتے۔ اگر کوئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو شاعری پر گفتگو فرماتے۔ کلام پر جرح فرماتے۔

حضرت حافظ صاحب مرحوم امیر مینائی کے تلامذہ میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ اور غالباً ان کے آخری جانشین تھے۔ غزل میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ اردو مادری زبان تھی اور پھر اساتذہ کرام کی صحبت نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ اس لئے ان کے اہل زبان ہونے کی خوبی مسلّم تھی۔ مجھے حافظ صاحب سے تلمذ کا شرف بھی حاصل تھا۔ میں اپنا کلام کبھی کبھی آنمکرم کو دکھایا کرتا۔ آپ بڑی خوشی سے اصلاح فرماتے۔

حضرت حافظ صاحب احمدیت کے شیدائی تھے۔ ساری عمر احمدیت کی تبلیغ میں صرف کر دی۔ آپ کی لائبریری میں کتب سلسلہ کو نمایاں جگہ حاصل تھی۔ لائبریری کا ایک حصہ لاہور بجودھامل بلڈنگ میں تھا کچھ ربوہ میں اور کچھ شاہجہانپور میں۔

خلافت کا بیحد احترام فرماتے تھے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کے بیحد مداح تھے۔ ان کی بزرگی کے قائل اور دیگر مشاہیر احمدیت کو نہایت عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کی ایک غیر مطبوعہ نظم کے چند اشعار پیش کرتا ہوں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کمال عشق کے مظہر ہیں فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ عجب داد نما ہے محمود
کیوں نہ ہو حضرت احمد کی دعا ہے محمود
سارے عالم سے الگ سب سے جدا ہے محمود
خادم خاص شہ ہر دوسرا ہے محمود
مظہر حضرت حق صاحب کشف و الہام
بحر علم و عمل و فہم و ذکا ہے محمود
عاشق ختم رسل شمع قبیل احمدؑ کل
شہسوار رہ تسلیم و رضا ہے محمود
کل تھے بے مثل جہاں سید نا نور الدین
آج یکتائے زمانہ بخدا ہے محمود
جو برا کہتے ہیں محمود کو وہ غور کریں
جب ہے محمود تو پھر کیسے برا ہے محمود

حضرت حافظ صاحب کا اصل مقام مبلغ اسلام اور مبلغ احمدیت کا تھا تبلیغی وفود جو قادیان سے یو۔ پی کے شہروں میں جاتے۔ حضرت حافظ صاحب ان کے ساتھ مامور کئے جاتے۔ ایک دفعہ علماء سلسلہ احمدیہ کا ایک وفد جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پر مشتمل تھا لکھنؤ میں وارد ہوا۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم بھی وفد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ اور علماء فرنگی محل سے ملاقات ہوئی حضرت راجیکی صاحب نے مولوی عبد الباری صاحب سے خطاب فرمایا۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مولوی راجیکی صاحب کا نام تو پہلے بھی سنا ہوا تھا۔ مگر آج ان کو قریب سے دیکھنے کا بھی موقع مل گیا۔ ان کا تبحر علمی واقعی بے نظیر ہے۔

حضرت حافظ صاحب سلسلے کے نوجوان علماء اور مصنفین کو قیمتی مشوروں سے نوازا کرتے اور ان کی تربیت فرماتے مکرم شیخ عبد القادر صاحب مرحوم نے حیاتِ نور الدین لکھی تو اس کا مسودہ شروع سے لے کر آخر تک حضرت حافظ صاحب کو سنایا اور بعد میں کتاب طبع کروائی۔ ویسے ہی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بخاری شریف کا اردو ترجمہ حضرت حافظ صاحب کو سنایا کرتے تھے اور پھر طباعت کے لئے پریس میں بھیجتے۔ تبلیغ آپ کا روز کا مشغلہ تھا۔ یا یوں کہو کہ روح کی غذا تھی۔ اس کام میں وہ اپنا ناشتہ اور کھانا بھی بھول جایا کرتے تھے۔ آپ کا روحانی دربار ہر وقت کھلا رہتا۔ چھوٹے بڑے سب ہی حاضر ہوتے۔ سب سے ذاتی تعلق رکھنے کی کوشش فرماتے اہل حاجات دعا کے لئے عرض کرتے۔ سب کے لئے دعا فرماتے۔ اور دوسری ملاقات پر پوچھتے کہ فلاں معاملے کا کیا بنا۔

ربوہ کے قیام میں آپ ایک دفعہ سخت بیمار ہوئے۔ آپ کا قیام سید عبد الباسط صاحب مرحوم کے مکان پر تھا۔ اس بیماری میں سید عبد الباسط مرحوم نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا اور اس قدر خدمت کی کہ سگا بیٹا بھی ہوتا تو اس سے بڑھ کر خدمت نہ کر سکتا۔ ایسا ہی سید صاحب مرحوم کی اہلیہ نے بھی حافظ صاحب کی خدمت گذاری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ فجزاہما اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت حافظ صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی روح پر ہزاروں برکتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۴۸ ہش صفحہ ۳ پر ایک فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۳۷ میں غلطی ہوگئی ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے۔

محترمہ بشارت النساء صاحبہ بیگم میجر عبد القادر صاحب دارالیمن ربوہ منجانب مخدومہ حشمت بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ میجر عبد القادر صاحب (وکیل المال اول)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا شائع کردہ لٹریچر

تمام عہدہ داران لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ لجنہ مرکزیہ کے شائع شدہ لٹریچر کی اہمیت اپنے اپنے حلقہ میں ممبرات پر واضح کر کے زیادہ سے زیادہ فروخت کی کوشش کریں۔

امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہمارا فرض اولین ہے۔ لہٰذا "رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم" اور "المصابیح" کا ہر گھر میں موجود ہونا لازمی ہے۔ تاکہ احمدی گھرانے فضول رسومات کی لعنت سے پاک ہو سکیں۔ اور قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی تعلیمات سے بہرہ ور ہو سکیں۔

رپورٹ کارگزاری بھی تمام لجنات کے لئے ضروری ہے۔ خاص طور پر چھوٹی لجنات کو یہ رپورٹ منگوا کر پڑھنا چاہیئے تاکہ انہیں کام کرنے کا طریقہ معلوم ہو سکے۔ باقی کتب کی اہمیت بھی مسلم ہے

مندرجہ ذیل کتب دفتر لجنہ مرکزیہ میں موجود ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کتابیں منگوا کر اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

	قیمت	غیر مجلد
۱۔ الازھار لذوات الخمار	۷۔۰۰	۶۔۰۰
۲۔ المصابیح	۱۔۵۰ (۳) یاد محمودؓ	۲۔۲۵
۴۔ رپورٹ سالانہ کارگزاری	۳۔۰۰ ۵۔ رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم	۰۔۵۰

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے صدقات بھجوانے والے احباب

یکم مئی سے ۳۱ مئی ۱۹۶۹ء تک جن احباب جماعت نے نادار مریضاں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب پر اپنا فضل فرمائے۔ ان کی ہر طرح کی پریشانیاں دور فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

(۲)

۴۷۔ مسز شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ احمدیہ نصرت ربوہ ۵ — ۰۰
۴۸۔ امۃ المتین صاحبہ اوکاڑہ ۱۰ — ۰۰
۴۹۔ ریحانہ محمود صاحبہ لائل پور ۱۰ — ۰۰
۵۰۔ عفت رحمان صاحبہ ۵ — ۰۰
۵۱۔ مسز امۃ المتین صاحبہ معرفت چوہدری عبدالرحمن صاحب ۵ — ۰۰
۵۲۔ ملک مبارک احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ ۱۰ — ۰۰
۵۳۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب سرگودھا ۵ — ۰۰
۵۴۔ بی بی دختر گل محمد صاحب ۱۰ — ۰۰
۵۵۔ عبدالستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ ۲۳ — ۰۰
۵۶۔ محمد اسماعیل صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۶ — ۰۰
۵۷۔ ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد ۷ — ۰۰
۵۸۔ حفیظ اللہ صاحب اسسٹنٹ انجینئر ڈبلیو۔ پی۔ ڈی۔ اے دھعیان ضلع ڈیرہ غازیخان ۲۰ — ۰۰
۵۹۔ امۃ الجلیل صاحبہ دام کاہلواں ضلع سیالکوٹ ۵ — ۰۰
۶۰۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰ — ۰۰
۶۱۔ چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ ۸ — ۰۰
۶۲۔ زاہدہ اختر صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب انصاری ربوہ ۵ — ۰۰
۶۳۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ملتان شہر ۲۹ — ۰۰
۶۴۔ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ ۲۳ — ۷۵
۶۵۔ عابد علی صاحب بٹر پرانی انارکلی لاہور ۷۹ — ۲۵
۶۶۔ عبدالسمیع صاحب قریشی ۵ — ۰۰
۶۷۔ محمد یعقوب خاں صاحب گوٹریالہ ضلع گجرات ۵ — ۰۰
۶۸۔ محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۱۵ — ۰۰
۶۹۔ اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال چک ۹۸ شمالی منگلہ ضلع سرگودھا ۷ — ۰۰
۷۰۔ رانا مبارک احمد سیکرٹری مال بہاولپور ۵ — ۰۰
۷۱۔ ماسٹر عبدالکریم صاحب دارالرحمت ربوہ ۵ — ۰۰
۷۲۔ ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ ۵ — ۰۰
۷۳۔ رانا نجم الدین صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۶ مراد بہاولپور ۱۰ — ۰۰
۷۴۔ محمد عالم صاحب قریشی جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ ۱۰ — ۰۰
۷۵۔ ماسٹر امام علی صاحب دارالبرکات ربوہ ۱۰ — ۰۰
۷۶۔ ملک نذیر احمد صاحب فورٹ سنڈیمن ۸ — ۰۰
۷۷۔ شیخ عبدالحق صاحب گڑھی شاہو لاہور ۵ — ۰۰
۷۸۔ بیگم ایم این خان صاحبہ ۵ — ۰۰
۷۹۔ شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائلپور ۱۷ — ۵۰
۸۰۔ بیگم صاحبہ چوہدری احمد مختار صاحب کراچی ۲۰ — ۰۰
۸۱۔ امۃ الہادی صاحبہ ۱۰ — ۰۰
۸۲۔ بیگم ملک صاحبہ ۱۰ — ۰۰
۸۳۔ امۃ القیوم صاحبہ ۵ — ۰۰
۸۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ ۵ — ۰۰
۸۵۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ۲۰۰ — ۰۰
۸۶۔ مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۰ — ۰۰

کراچی میں سیرت النبیؐ کے کامیاب جلسے

پہلا جلسہ جماعت احمدیہ کراچی کی درخواست پر مکرمی قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد ۱۵ جون ۶۹ء کو کراچی تشریف لائے اور آمد کے اسی روز سیرت کونسل کے زیر اہتمام مقابل احمدیہ دارالمطالعہ بندر روڈ کراچی ایک بہت بڑے جلسہ سے خطاب فرمایا (اس جلسہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔

دوسرا جلسہ سیرت پر دوسرا جلسہ ۱۹ جون ۶۹ء کو بمقام مسجد "النصرت" دستگیر سوسائٹی شعبہ اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام منعقد ہوا مسجد کو خوبصورت روشنیوں سے آراستہ کیا گیا۔ مکرم قاضی صاحب نے ایک گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور رسول کریم کے عدیم المثال مقام آپ کے افاضۂ روحانی اور اسلامی نظریہ مساوات کو مدلل رنگ میں بیان فرمایا۔ سامعین نے اس علمی تقریر کو نہایت انہماک سے سنا احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک تھے

چوتھا جلسہ مورخہ ۲۲ جون ۶۹ء کو بعد نماز مغرب ڈرگ روڈ میں سیرت النبی پر منعقدہ جلسے کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی یہ جلسہ مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع جگہ پر ہوا جس کو قناتوں اور ٹیوب لائٹوں کے ذریعہ مزین کیا گیا تھا لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ پہلی تقریر مولوی عبدالمالک خان صاحب نے فرمائی اس کے بعد محترم قاضی صاحب نے ایک گھنٹہ تک رسول کریم کے حسن و احسان کے متعدد پہلوؤں کو اجاگر کیا اور رسول کریم کی عالمگیر رحمت کی وسعت بیان فرمائی آخر پر امیر صاحب نے خطاب فرمایا دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔ (سید لقمان شاہ سیکرٹری سیرت کونسل)

قائدین اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مدرسۃ الظفر و قف جدید ۲۵ وفا (جولائی) سے ۲۵ وفا (جولائی) تک کے لئے سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ قائدین اضلاع اپنے اپنے ضلع کی کلاس میں شامل ہونے والی مجالس کی تعداد اور خدام کی تعداد کے تخمینہ سے جلد از جلد مطلع کر دیں تاکہ مناسب انتظامات کئے جا سکیں۔

(ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار مقدمات اور کچھ گھریلو الجھنوں کے باعث سخت پریشان رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (میاں چراغ دین تلونڈی مرہاسنگھ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ گورنمنٹ ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ (شاہدرہ) لاہور کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے تمام احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (مقصود احمد فاروقی)

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی خواجہ منیر الدین صاحب قمر آف لندن آجکل پریشان ہیں۔ ان کی جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ خواجہ صفی الدین انور

۸۷۔ لبنیٰ تسکین صاحبہ ایل احمدیہ گجرات ۵ — ۰۰
۸۸۔ سیکرٹری مال جماعت میانوالی ۸ — ۰۰
۸۹۔ " " " شیخوپورہ ۳۰ — ۰۰
۹۰۔ سید رشید ارشد صاحب سول لائن لاہور ۵ — ۰۰
۹۱۔ شیخ غفور احمد صاحب " " ۵ — ۰۰
۹۲۔ بابو امانت اللہ صاحب " " ۵ — ۰۰
۹۳۔ چوہدری محمد اشرف صاحب " " ۵ — ۰۰

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر یحییٰ خان کا اعلان

کوئٹہ ۳ رجولائی۔ صدر مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ ملک میں حالات جیسے ہی ساز گار ہوئے اور ہر چیز معمول پر آگئی تو مارشل لاء ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ میں مارشل لاء ختم کرنے میں ایک منٹ کی بھی دیر نہیں ہونے دوں گا۔

انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے صدر یحییٰ خان نے کہا کہ انتخابات کرانے کا انحصار حالات پر ہے یہ حالات ہی بتا سکتے ہیں کہ انتخابات ہوں گے یا نہیں۔ اور جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں صدر یحییٰ خان کل صبح راولپنڈی سے کوئٹہ پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

صدر یحییٰ نے آئین کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا میں لوگوں پر اپنے خیالات ٹھونسنا نہیں چاہتا تاہم آئین عوام کی خواہشات کے مطابق ہو گا۔ اس مقصد کے لئے مختلف سیاسی رہنماؤں سے بات چیت کر رہا ہوں۔

نیپال کے خلاف انتقامی کارروائی کا فیصلہ

اسلام آباد۔ ۳ رجولائی۔ بھارتی حکومت نے نیپال پر حملہ کرنے کے لئے اپنی افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ بھارتی افواج کے چیف آف اسٹاف جنرل مانک شا نیپال کے خلاف گوا کی طرح کے پولیس ایکشن کا خاکہ تیار کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ حکومت نیپال نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ اپنی فوجیں نیپال سے جلد واپس بلالے۔ اور چین نیپالی سرحد پر اپنے جاسوسی کے ۱۵۲ دستے فوری طور پر بند کر دے بھارت سے یہ فوجی معاہدہ منسوخ کرنے پر بھارت نے نیپال کے خلاف انتقامی کارروائی کا فیصلہ کیا ہے۔

طوفان باد و باراں سے ملتان میں نقصان

ملتان ۳ رجولائی۔ ملتان میں کل تیسرے پہر زبردست طوفان باد و باراں آیا جس میں کم از کم دس افراد ہلاک اور سو سے زیادہ زخمی ہو گئے شہر کے مختلف حصوں میں تین سو مکانات گر گئے اور متعدد کو شدید نقصان پہنچا۔ آٹھ زخمیوں کو سخت نازک حالت میں نشتر ہسپتال میں پہنچایا گیا آندھی کے باعث شہر میں بجلی اور ٹیلی فون کا نظام درہم برہم ہو گیا اور نشیبی علاقوں میں پانی بھر جانے سے شہری زندگی معطل ہو گئی۔

کل مزید تین افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے اطلاع کے مطابق محلہ بیدی سرائے بیرون پاک گیٹ میں نیم کا ایک درخت گر پڑا جس کے تلے دب کر دو افراد ہلاک ہو گئے اسی محلہ میں کمرہ کی چھت گرنے سے ایک عورت بھی ہلاک ہو گئی دریں اثناء شہر کے بیشتر حصوں میں بجلی کا نظام کل بھی معطل رہا ضلعی حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ طوفان زدہ افراد کی پوری پوری امداد کریں۔

مصنوعی سیارے کا مسافر

واشنگٹن ۳ رجولائی۔ امریکی مصنوعی سیارہ "بایو سیٹلائٹ ۳" کے خودکار ریڈیو پیغامات کے مطابق مصنوعی سیارے کا واحد مسافر بونی نامی بندر گذشتہ شب اپنے سفر کے دوسرے روز مزے سے سو رہا تھا اور خواب دیکھ رہا تھا۔ بونی کے جسم کے مختلف حصوں پر جو حساس برقی آلات لگے ہوئے ہیں ان سے نشر ہونے والی رپورٹوں کے مطابق اس کا دل۔ دماغ۔ اعصابی نظام اور دیگر اعضا بالکل ٹھیک کام کر رہے ہیں بونی کو اتوار کے روز خلاء میں طویل عرصے تک پرواز کے اثرات کی تحقیقات کی غرض سے زمین کے گرد مدار میں بھیجا گیا تھا۔ جہاں وہ زمین سے ۲۵۰ میل دور ۳۰ روز تک خلاء میں سفر کرتا رہے گا۔ امریکی خلا بازوں نے اب تک مجموعی طور پر ۵۱۴ گھنٹے خلاء میں گزارے ہیں۔

شہزادہ چارلس پرنس آف ویلز بنا دیئے گئے

لندن ۳ رجولائی۔ شہزادہ چارلس کو پرسوں ایک شاندار روایتی تقریب میں پرنس آف ویلز اور تاج برطانیہ کا وارث بنا دیا گیا ہے۔ ویلز کے شہر کیرنا رون تیرہویں صدی کے تاریخی محل میں جب ملکہ الزبتھ شہزادے کو تاج پہنا رہی تھیں محل سے سو گز کے فاصلے پر بم کا دھماکہ ہوا۔ اس سے قبل شاہی خاندان کے افراد کو ویلز لانے والی ٹرین کو بم سے اڑانے کی سازش ناکام بنا دی گئی۔ ٹرین کے راستے میں ریلوے لائن سے چار بم ہٹائے گئے جن میں سے ایک بم ٹرین کی آمد سے صرف چند منٹ قبل پھٹ گیا۔

اردن باقاعدہ چھاپہ مار فوج قائم کریگا

بیروت ۳ رجولائی۔ اردن اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے باقاعدہ چھاپہ مار فوج قائم کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہا ہے۔

سیاسی ذرائع نے بتایا ہے کہ اردن کی کابینہ اور اعلیٰ فوجی کمان میں شاہ حسین نے جو تبدیلیاں کی ہیں وہ اسی تجویز پر عملدرآمد کا ایک حصہ ہے۔ ان ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ باقاعدہ چھاپہ مار فوج کے قیام کا ایک مقصد اردن میں فلسطینی چھاپہ ماروں کی دوسری تنظیموں کا اثر ختم کرنا بھی ہے۔

شاہ حسین نے اردن کی مسلح فوج کے نئے سربراہ جنرل ناصر بن جمیل کو ہدایت کی ہے کہ فوج میں خاص یونٹوں کے قیام انہیں مسلح کرنے اور تربیت دینے پر خاص توجہ دی جائے۔ عرب ممالک میں لفظ "خاص یونٹ" کا مطلب اس چھاپہ مار تنظیم سے لیا جاتا ہے جو باقاعدہ فوج سے علیحدہ فوجی کارروائیاں کرتی ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ نے بھی چھاپہ مار گروپ قائم کر رکھے ہیں۔ جنہیں مقبوضہ صحرائے سینا میں اسرائیل کے خلاف کارروائیاں کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مصر اور اسرائیل میں فضائی جھڑپ

قاہرہ ۳ رجولائی۔ کل نہر سویز کے علاقہ میں مصر اور اسرائیل میں زبردست جھڑپ ہوئی۔ ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ اسرائیل کے دو میراج طیارے مار گرائے گئے ادھر اسرائیل کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل نے نہر سویز کے شمالی حصہ میں مصر کے چار طیارے مار گرائے۔

ضعیف العمر پاکستانی استاد کے لئے شاہ فیصل کا عطیہ

ملتان ۳ رجولائی۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل نے کبیر والا کے ایک پرائمری ٹیچر امان اللہ کو سماعت کا آلہ عطا کیا ہے۔ ضعیف العمر ٹیچر امان اللہ کی قوت سماعت بالکل جواب دے گئی تھی انہوں نے شاہ فیصل سے پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر کی وساطت سے مدد کی درخواست کی تھی۔ اب وہ اس آلے کی مدد سے بڑی آسانی سے سن سکتے ہیں

کیور ٹیو سسٹم کی ادویات کے متعلق معززین کے تجربات

دانتوں کا گھن رک گیا!

"میں کیریز (دانتوں کے گھن) کی وجہ سے شدید دانت درد میں مبتلا تھا۔ دانت کے ماہر ڈاکٹروں کے نزدیک دانت نکلوانا ضروری تھا مگر "اینٹی کیریز" کھانے سے میری تکلیف دور ہو گئی۔ "کیور ٹیو سسٹم" کی دانتوں کی ادویات واقعی ہی بہت کامیاب ہیں۔" (مکرم محمد لطیف صاحب الکیمسٹس ۹۶ ٹمپل روڈ۔ لاہور)

مکمل کورس ۔/۱۰ تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

باموقعہ قابل فروخت مکان

محلہ دارالنصر غربی ربوہ میں ایک نہایت ہی باموقعہ پختہ مکان فوری قابل فروخت ہے۔

ق۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

شاہ فیصل نے نہ صرف امان اللہ کو بیش قیمت آلہ بطور عطیہ دیا بلکہ ان کی صحت کے بارے میں بھی استفسار کیا ہے اور سعودی سفیر سے کہا ہے کہ وہ ان کی میڈیکل رپورٹ بھجوائیں۔

مسٹر بھٹو نے مشرقی پاکستان کا دورہ ملتوی کر دیا

کراچی ۳ رجولائی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مشرقی پاکستان کا تنظیمی دورہ ملتوی کر دیا ہے انہیں کل مشرقی پاکستان روانہ ہونا تھا۔

گوشوارے داخل کرنے کی تاریخ میں مزید توسیع نہیں ہو گی

راولپنڈی ۳ رجولائی۔ مارشل لاء حکام نے خود تشخیصی سکیم کے تحت آمدنی کے غلط گوشوارے پیش کرنے والوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پندرہ جولائی تک آمدنی کے صحیح گوشوارے داخل کر دیں بصورت دیگر وہ سزا کے مستوجب ہوں گے۔

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے ہیڈکوارٹر سے جاری ہونے والے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ خود تشخیصی سکیم کے تحت ۷۰-۱۹۶۹ء کے لئے گوشوارے داخل کرنے کی مزید مہلت نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ تشخیص کا نیا سال مارشل لاء کے ضابطہ نمبر ۳۲ کے تحت آتا ہے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ انکم ٹیکس کی خود تشخیصی سکیم کے اجراء کے وقت یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ منظور شدہ گوشوارے دوبارہ نہیں کھولے جائیں گے، بشرطیکہ ظاہری طور پر ان میں کوئی غلط بیان نظر نہ آئے۔

ہر انسان میں خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کی قابلیت موجود ہے

انسان فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے اور بدی پیدائش کے بعد ارد گرد کے اثرات کے نتیجہ میں آتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس امر کو واضح فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اسی لئے اس نے اِنسان میں حقیقی عبد بننے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی صلاحیت رکھی ہے مزید فرماتے ہیں:-

"قرآن مجید کریم میں آتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ (الرحمٰن ۳) جو شخص خدا تعالیٰ کے مقام کا خوف اپنے دِل میں رکھتا ہے اسے دو جنتیں ملتی ہیں۔ ایک اس دُنیا میں اور ایک اگلے جہان میں۔ اب یہ واضح بات ہے کہ یہاں جنت ملنے سے مراد دنیوی اموال نہیں ہو سکتے۔ اگر دنیوی اموال مراد لئے جائیں تو خدا تعالیٰ کے کئی نیک بندے ایسے گزرے ہیں جن کے دنیوی حالات کفار سے بہت ہی ادنیٰ تھے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی لے لو۔ آج یورپ کا مزدور آپ سے زیادہ اچھا کھانا کھاتا اور زیادہ اچھے کپڑے پہنتا ہے پس اگر اس جگہ جنت سے دنیوی انعام مراد لئے جائیں تو یقیناً یورپ کا مزدور جنت میں ہے اور بڑے بڑے صلحاء اور اولیاء نعوذ باللہ جنت میں نہیں تھے پس اس جگہ جنت سے مراد روحانی امن ہی ہو سکتا ہے اور جنت ملنے سے مراد خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ جو شخص خدا تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے وہ اس جہان میں بھی خدا تعالیٰ کا مقرب ہے اور اگلے جہان میں بھی خدا تعالیٰ کے قرب میں جگہ حاصل کرے گا اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ ہر انسان میں خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کی قابلیت موجود ہے اگر گناہ انسان کو ورثہ میں ملا ہوا ہوتا تو اس کا قرب اسے کہاں حاصل ہو سکتا تھا۔ اسی طرح فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل ۴) جو شخص اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا اب اس کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ جو شخص اس دُنیا میں جسمانی لحاظ سے اندھا ہوگا وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے کہ ایک شخص اس جہان میں بھی اندھا ہو اور اُسے اگلے جہان میں بھی اندھا رکھا جائے اس کے معنے بھی درحقیقت خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھنے والے کے ہیں اور اندھے سے مراد وہ ہے جس نے خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھا پس مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى سے دو معنے نکلتے ہیں ایک منفی صورت میں اور ایک مثبت صورت میں ایک وہ ہیں جو اعمیٰ ہیں اور ایک وہ ہیں جو اعمیٰ نہیں۔ کیونکہ فرماتا ہے جو اس دنیا میں اعمیٰ ہوگا وہ اگلے جہان میں بھی اعمیٰ رہے گا اس کے معنے یہ ہیں کہ کچھ لوگ اعمیٰ ہوں گے اور کچھ اعمیٰ نہیں ہوں گے۔ پس یہ آیت بھی بتا رہی ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک بعض کا دل پاک بھی ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس جگہ یہی مضمون بیان فرماتا ہے کہ اس دنیا میں جس شخص کا قلب خراب ہو گیا معلوم ہوا کہ ساری دنیا کا قلب خراب نہیں۔ وہ اگلے جہان میں بھی خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی قابلیت نہیں رکھے گا۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ (کتاب الجنائز باب ما قیل فی اولاد المشرکین) ہر بچہ فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے اور نیکی کی روح اپنے اندر رکھتا ہے پھر اس کے ماں باپ اُسے سکھا کر کبھی یہودی بنا دیتے ہیں کبھی نصرانی بنا دیتے ہیں اور کبھی مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اس سے بھی پتہ لگا کہ انسان جو پیدا ہوتا ہے فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے اور بدی پیدائش کے بعد ارد گرد کے اثرات کے نتیجہ میں آتی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ مریم صفحہ ۳۹۰)

انگریزی کی بجائے قومی زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنایا جائیگا

غیر ملکی مشنری اداروں کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے گا۔ نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان

راولپنڈی ۴ جولائی - صدر کی انتظامی کونسل کے رکن ایر مارشل نور خان نے کل نئی تعلیمی پالیسی کے لئے تجاویز کا اعلان کر دیا ان کے مطابق پاکستان میں ہر سطح پر انگریزی کی جگہ قومی زبانوں اردو اور بنگلہ کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے گا۔

مشرقی پاکستان میں چھٹی سے دسویں جماعت تک اردو اور مغربی پاکستان میں بنگلہ کی تعلیم لازمی ہوگی قومی زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لئے یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ دونوں صوبوں میں ۱۹۷۴ء کے آخیر تک اور مرکزی حکومت کے دفاتر میں ۱۹۷۵ء کے آخیر تک قومی زبانوں کو سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج کر دیا جائے تعلیمی اصلاحات کے پروگرام میں ایسی متعدد تجاویز شامل ہیں جو گزشتہ بیس سال سے پاکستان کے دانشوروں، سیاسی جماعتوں، طلباء اور عوام کے متفقہ مطالبات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت تمام غیر ملکی مشنری سکولوں کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے گا۔ پبلک سکولوں، کیڈٹ کالجوں اور دوسرے اعلےٰ طبقوں کے تعلیمی اداروں پر داخلہ تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر ہوگا جو طلباء ان اداروں کے بھاری تعلیمی اخراجات برداشت نہ کر سکتے ہوں انہیں مفت تعلیم دی جائے گی۔ اور ان کے دوسرے اخراجات بھی برداشت کریں گے اس نوعیت کے غیر سرکاری اداروں کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ۲۵ فی صد طلباء کو مفت تعلیم دیں۔ اور ان کے دوسرے اخراجات بھی برداشت کریں۔

یونیورسٹیوں اور کالجوں کے موجودہ تعلیمی اور تدریسی طریقوں میں جو تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی ان کے مطابق امتحانات میں کامیابی کے لئے ڈویژن اور کلاس کا امتیاز ختم کر دیا جائے گا۔ اور ہر طالب علم کے سرٹیفکیٹ یا ڈگری پر اس کے حاصل کردہ نمبر درج ہوں گے۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی سطح تک ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ رائج کی جائے گی یشہروں میں ان اداروں کے طلباء کو دست کاری پولی ٹیکنیک اور کاروباری امور کی تعلیم دی جائے گی۔ دیہات کے سکولوں میں دست کاری اور دیگر مشاغل کے ساتھ زراعت کی فنی اور عملی تربیت دی جائے گی موجودہ پرائمری اور ہائی سکولوں اور انٹرمیڈیٹ کالجوں میں یہ سہولتیں اس تناسب سے بتدریج نافذ کی جائیں گی کہ آئندہ دس سال سے زائد عمر کے ۶۰ فی صد نوجوانوں کے لئے فنی اور کاروباری تربیت کا انتظام ہو جائے لڑکیوں میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے ان اسباب کو دُور کیا جائے گا جن کی وجہ سے والدین لڑکیوں کو سکول نہیں بھیجتے یا ان کی اعلےٰ تعلیم پر خرچ ہونے والی رقم اور محنت کو ضیاع تصور کرتے ہیں۔ لڑکیوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکا مخلوط تعلیم کی بجائے علیحدہ تعلیمی اداروں کی تعداد بڑھائی جائے گی۔ لڑکیوں کے لئے مڈل تک تعلیم مفت ہوگی۔ اور خواتین میں تدریس کے پیشے کو مقبول بنانے کے لئے انہیں تنخواہ کے علاوہ ٹرانسپورٹ اور رہائش کی سہولتیں بھی دی جائیں گی۔

نئی تعلیمی پالیسی کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے نئی تعلیمی پالیسی کی تجاویز میں وہ سفارشات اور حقائق شامل ہیں جن کا جائزہ حکومت پاکستان کے تعلیمی ڈویژن نے حال ہی میں لیا ہے اس جائزے کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ تعلیمی پالیسیوں کی خامیوں کے پیش نظر ان پر نظر ثانی کی جائے۔

ضروری اعلان

یکم جولائی سے لفافہ کی قیمت پندرہ پیسے کی بجائے بیس پیسے ہو گئی ہے مگر ابھی تک بعض احباب پندرہ پیسے کا ہی لفافہ ارسال کرتے ہیں جو بے رنگ ہو کر دفتر ہذا کو ملتا ہے۔

از راہ کرم جملہ احباب لفافہ پر ۲۰ پیسے کا ٹکٹ لگایا کریں بصورت دیگر ان کے بیرنگ لفافہ کو واپس کر دیا جایا کرے گا

(مینیجر الفضل)

جامعہ احمدیہ کا نتیجہ

ربوہ ۴ جولائی۔ جامعہ احمدیہ کے سالانہ امتحانات کا نتیجہ کل ۶ جولائی کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں

(دفتر جامعہ احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲